حافظ ابوسفیان
(ناظم نشرواشاعت تحریک طلباء اسلام ملتان)

تحریک طلباء اسلام کے زیر اہتمام

تحریک آزادیٔ برصغیر کے عظیم مجاہد، بطل حریت، حضرت امیر شریعت
سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالی
کے صد سالہ یوم پیدائش کے سلسلہ میں ایک تربیتی نشست کی روداد

یوں تو جب سے تحریک طلباء اسلام کی "تاسیس نو" ہوئی ہے تب سے ملتانؔ میں تحریک کے ساتھیوں کیلئے مختلف تربیتی مجالس منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ مگر حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کے صد سالہ یوم پیدائش کے سلسلہ میں ہونے والی نشست کی اپنی اہمیت تھی، جو طلباء کیلئے خالصتاً تربیتی اور معلومات افزا تھی۔

۲۲ اکتوبر بروز جمعرات مسجد معاویہؓ عثمان آباد کالونی میں تحریک طلباء اسلام کی طرف سے نشست کا انعقاد کیا گیا جانشین امیر شریعت حضرت ابومعاویہ ابوذر بخاری مدظلہ کے دست راست جناب ابوہندہ محمد عبد اللہ صاحب نے صدارت کی، اور نواسۂ امیر شریعت جناب سید محمد کفیل بخاری (مدیر ماہنامہ نقیب ختم نبوۃ) مہمان خصوصی تھے، تحریک کے معاون جناب قاری عبد القادر صاحب نے تلاوت قرآن فرمائی، اور تحریک کے تعارف کے سلسلہ میں جناب معظم معاویہ قریشی صاحب (جوکہ تحریک طلباء اسلام ملتان کے ناظم بھی ہیں) نے خطاب کیا، جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ محمد احمد معاویہ نے سرانجام دیے۔ جناب معظم معاویہ قریشی صاحب نے تعارفی خطاب کرتے ہوئے کہا تحریک طلباء اسلام کوئی نئی تنظیم نہیں ہے جو طلباء میں کام کررہی ہو بلکہ اس "تحریک" نے ۷۱ء سے ۷۷ء کے مارشل لاء تک طلباء میں فکری و اعتقادی کام کیا ہے اور اس سے قبل تحریک آزادیٔ ہند کے دور میں بھی "احرار سٹوڈنٹس فیڈریشن" کے نام سے کام ہوتا رہا ہے۔ جس نے طلباء میں دینی شعور بیدار کیا، مسلمان طلباء میں انگریز سامراج سے آزادی کی تڑپ پیدا کی، انہیں انگریز کے خلاف ایک آتش بجاں مجاہد، دین کا سپاہی اور داعی بنایا، اور دین کی فکری اور نظریاتی اساس پر علمی اور عملی لحاظ سے سیراب کیا، ۷۱ء میں دوبارہ تحریک طلباء اسلام کے نئے نام سے کام شروع ہوا اور اس بات کو شدت سے محسوس کیا گیا کہ لادین نظریات کی حامل طلباء تنظیموں کی گمراہ کن سرگرمیوں کے آگے بند باندھا جائے علاوہ ازیں طلباء کو قومی تحریکوں میں کلیدی اور مثبت کردار ادا کرنے پر آمادہ و تیار کیا جائے چنانچہ جہاں طلباء کے مسائل کے حل کیلئے تعلیمی اداروں میں محنت کی گئی وہاں دوسرے دینی و قومی امور میں بھی بھرپور شرکت کی۔ "تحریک طلباء" نے تحفظ ختم نبوۃ کی تحریک (۷۴ء) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، اور قائدین تحریک تحفظ ختم نبوۃ کے شانہ بشانہ چلے، چنیوٹ میں تحریک کے کارکن عبد الرشید نے جام شہادت نوش کیا۔ ۷۷ کے مارشل لاء تک "تحریک" طلباء کی ایک منظم طاقت بن چکی تھی مگر برا ہو مارشل لا کا کہ جہاں دیگر جماعتیں

مارشل لاء کے زیر عتاب آئین وہیں "تحریک" جیسی طلباء میں دینی کام کرنیوالی تنظیم بھی پابندی کی زد سے نہ بچ سکی، اب کہ پھر ۱۹۹۲ء میں تحریک طلباء اسلام کا قافلہ نئے سرے سے مرتب کیا گیا ہے، جناب معظم معاویہ نے کہا کہ تحریک طلباء اسلام کا مقصد طالب علم ساتھیوں کو تعلیم سے برگشتہ کرکے کتاب و قلم کی بجائے کلاشنکوف پکڑانا نہیں ہے۔ بلکہ اس کا تو مقصد ہی یہ ہے کہ "طالب علم! علم کی طلب و جستجو میں کھو جائے۔ جو عمل کرے علم پر مبنی ہو، جو بات کہے وہ علم کی خوشبو میں مہکی ہوئی ہو۔ اس لیے کہ علم، شعور و خرد کے خفتہ و لطیف احساسات کو بیدار کرتا ہے" ہم سمجھتے ہیں کہ طالب علم وہ ہے کہ جو دلیل کی قوت سے عقیدہ و نظریہ کی اصلاح کرے، جو مخالف و دشمن کو سوچنے کی دعوت دے، علم کی روشنی سے تاریکی کا راستہ روک لے، علم کی زبان سے گفتگو کرے، ہم اس کو ہرگز طالب علم نہیں سمجھتے جس کی زبان خنجر، پستول، اور کلاشنکوف ہو، ہمیں ہمارے اکابر نے یہی سکھایا ہے، یہی ہم نے سیکھا ہے اور اسی کو ہم آگے منتقل کرنا چاہتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ سال رواں میں ملتان اور لاہور میں تحریک طلباء اسلام کا قیام عمل میں آچکا ہے اور دیگر شہروں میں کوششیں جاری ہیں۔ قائد تحریک تحفظ ختم نبوۃ ابن امیر شریعت مولانا سید عطاء المحسن بخاری ہمارے سرپرست ہیں۔

تحریک طلباء اسلام کے زیر اہتمام طالب علم ساتھیوں کی دینی و فکری تربیت کے لئے پندرہ روزہ مجالس منعقد ہوتی ہیں۔ اسی سلسلہ کی کڑی آج کی مجلس ہے۔

آخر میں جناب معظم معاویہ صاحب نے طالب علم ساتھیوں کو دعوت دیتے ہوئے کہا کہ اگر آپ کے دل میں ایمان کی چنگاری سلگ رہی ہے تو آگے بڑھیے اور ہم سے عملاً تعاون کیجئیے، آئیے ان تمام طاغوتی طاقتوں کو اپنے عمل کی قوت سے پاش پاش کردیں جو اسلام جیسے مکمل ضابطۂ حیات کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ تاکہ حکومت الٰہیہ کے قیام کا راستہ ہموار ہوسکے۔

ان کے بعد مہمان خصوصی جناب سید محمد کفیل بخاری کو دعوت دی گئی اور وہ یوں گویا ہوئے

صدر گرامی اور تحریک طلباء اسلام کے جواں ہمت، جواں فکر اور جواں عزم ساتھیو۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

آج مجھے جس موضوع پر اظہار خیال کی دعوت دی گئی ہے اس کا عنوان کچھ یوں ہے "امیر شریعت اور نسل نو" یہ موضوع اتنا ہمہ گیر اور وسیع ہے کہ اس پر مبسوط اور مربوط گفتگو کیلئے کافی وقت درکار ہے آپ عزیزوں نے میری نسبت کے حوالے سے کچھ اچھی توقعات مجھ سے وابستہ کرلی ہیں۔ میں مختصر وقت میں کچھ معروضات پیش کرتا ہوں۔

نوجوان ہر دور میں تحریکوں اور جماعتوں کا ہراول دستہ رہے ہیں، اس عمر میں خواہشیں، امنگیں، صحت و توانائی، شوق و جذبہ سب اپنے شباب پر ہوتے ہیں اور ان خوبیوں کے ساتھ جدوجہد کرنے کا جو لطف و کیف ہے وہ آپ بھی محسوس کررہے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے نوجوان صحابہ کرام کو اہم ذمہ داریاں سونپ کر امت کیلئے اسوۂ حسنہ چھوڑا ہے۔ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی اور بھی مثالیں تاریخ و سیرت میں ملتی ہیں جنہیں نبی کریم ﷺ نے قیادت و

سیادت کا علم عطا فرمایا اور صحابہؓ کرام آپ علیہ السلام کی سرپرستی و ہدایت اور اطاعت میں دین کی تبلیغ اور جہاد کی معرکہ آرائیوں میں اپنی جانوں پر کھیلتے نظر آتے ہیں۔

ہمارا تعلق جن اسلاف سے ہے انہوں نے اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں ہمیشہ اسوہ حسنہ کی ہی پیروی کی ہے۔ مجلس احرار اسلام برصغیر کی تاریخ میں ایک منفرد جماعت ہے جس نے نہ صرف نوجوانوں کو دینی شعور عطا کیا بلکہ متوسط اور پسے ہوئے طبقہ کے لوگوں کو دینی و سیاسی شعور سے مالا مال کر کے سرمایہ پرستوں اور جاگیرداروں کے مقابل لاکھڑا کیا۔ اس راہ میں سب سے بڑی جابر قوت انگریز سامراج سے ٹکرا کر اس کے اقتدار کی چولیں ڈھیلی کردیں۔ قید و بند، مصائب، تکالیف، مشکلات غرض کوئی چیز ان کے سچے جذبوں کے راستے میں نہ ٹھہر نہ سکی۔

حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ تعالیٰ نوجوانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کرتے تھے،

"زندگی میں کبھی مایوس نہ ہونا، اور اپنی ذات پر اعتماد قائم رکھنا اپنی نیت صاف رکھ کر اللہ کے سپاہی بن جاؤ پھر دیکھو میرا اللہ تمہیں کس طرح کامیابی عطا کرتا ہے"

نوجوانان عزیز اور طلباء کرام! اس وقت آپ تعلیم حاصل کر رہے ہیں آپ خوب پڑھیں اپنی تعلیمی زندگی میں بلند مقام حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق کو بھی بلند کریں۔ یہی عمر کچھ بننے کی ہے۔ اگر آپ آج ان امور پر توجہ کریں گے تو آپ کی شخصیت نکھر جائے گی اور مستقبل میں آپ سماج کے معزز فرد ہوں گے۔ آج جس نہج پر اپنی تربیت کریں گے کل قوم و ملک کیلئے بہتر خدمت انجام دے سکیں گے۔

اس وقت دنیا میں دو نظاموں کفر اور اسلام کی جنگ ہے آپ نے بحیثیت مسلمان اپنی شخصیت کو اس قدر دینی رنگ سے مزین کرنا ہے کہ آپ کی پہچان اور شناخت اسلام بن جائے۔ زندگی کے تمام شعبوں میں دین غالب آجائے۔

یورپ کی تہذیبی اور ثقافتی یلغار کے سامنے دینی اعمال کا بند باندھنا ہے، کفریہ تہذیب و ثقافت کتنی ہی پرکشش کیوں نہ ہو اس سے مرعوب نہیں ہونا بلکہ مزاحمت کر کے اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی سے اُسے خارج کرنا ہے۔

طلباء عزیز! آپ جس نظام کے علمبردار ہیں وہ الہامی ہے، فطری ہے اور خالق کائنات کا دیا ہوا ہے جبکہ غیر مسلم اقوام جس نظام کی اسیر ہیں وہ انسانوں کے اپنے ذہن کی اختراع ہے۔ ظاہر بات ہے جو نظام انسانوں کا بنایا ہوا ہے اس میں انسانی خواہشات کو بھی دخل ہے اسی لئے وہ ناقص ہے اور اس کے ذریعے انصاف ناممکن ہے۔ مگر جو نظام انسان کے خالق نے اس کے لئے تجویز کیا ہے۔ وہ کامل و اکمل ہے اور وہی ہمارے تمام مسائل کا حل ہے۔ اُسی کے ذریعے عدل قائم کیا جاسکتا ہے۔ حضرت امیر شریعت فرمایا کرتے تھے

"جب تک مخلوق میں خالق کا نظام نہیں چلایا جائے گا دنیا میں امن نہیں ہوگا" آپ دیکھ لیں کہ دنیا اپنے ہی بنائے ہوئے نظاموں کی بدولت تباہی و بربادی کی طرف جارہی ہے۔

عزیز نوجوانو!

آپ خوب پڑھیں، محنت سے تعلیم حاصل کریں، اپنے عقیدہ و فکر کو مضبوط رکھیں پھر آپ جہاں

بھی چلے جائیں آپ کو کوئی فکر و نظریہ متاثر نہیں کر سکے گا۔ امیر شریعت کا نوجوان نسل کو یہی پیام ہے کہ اپنی زندگیوں کو اسلام کے قالب میں ڈھالو اور اخلاق و کردار کو بلند کر کے، علم سے مسلح ہو کر جہالت کے اندھیروں کو روشنی میں بدل دو۔ خلوص اور محبت سے محنت کرو مستقبل تمہارا ہے۔

جناب سید کفیل بخاری کی دعاء کے ساتھ نشست اختتام پذیر ہوئی۔

حبیب اللہ رشیدی (ربوہ)

"قصر خلافت" ربوہ کا آہنی گیٹ توڑ کر عقوبت خانے ختم کئے جائیں

مرزا طاہر پر پاکستان دشمنی اور بھارت دوستی کے الزام میں بغاوت کا مقدمہ درج کر کے گرفتار کیا جائے (اللہ یار ارشد)

عالمی تحریک تحفظ ختم نبوت ربوہ (شعبۂ تبلیغ) مجلس احرار کے کارکنوں کا ایک اجلاس ۶ اکتوبر کو دفتر تحریک تحفظ ختم نبوت بخاری مسجد ربوہ میں منعقد ہوا۔ مسجد احرار کے خطیب مولانا اللہ یار ارشد نے صدارت کی۔ اس اجلاس میں ربوہ کے مسلمان باسیوں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی اس اعتبار سے یہ ایک بھرپور اور نمائندہ اجلاس تھا۔ تحریک کے کارکنوں نے ربوہ اور ربوہ سے باہر مرزائیوں کی اسلام اور وطن دشمن سرگرمیوں کا تفصیلی جائزہ لیا اور اپنے تبلیغی مشن کو مزید متحرک اور فعال بنانے کے لئے مختلف تجاویز منظور کیں۔ اجلاس میں مولانا اللہ یار ارشد نے خطاب کرتے ہوئے احرار کارکنوں پر زور دیا کہ وہ فتنۂ مرزائیت کے مستقل محاسبہ و تعاقب کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دیں، انہوں نے کہا کہ یہ فتنہ ختم نہیں ہوا بلکہ زیر زمین سرگرمیوں میں مصروف ہو کر اور زیادہ خطرناک ہو گیا ہے۔ آخر میں متفقہ طور پر درج ذیل قراردادوں کے ذریعے حکومت کو مطالبات پیش کئے گئے۔

۱) ربوہ میں کچی آبادی کے مسلم مکینوں کو مالکانہ حقوق دیگر پانی، بجلی، علاج معالجہ، سوئی گیس، ٹیلی فون، تعلیم اور دیگر سہولیات فراہم کی جائیں۔

۲) ربوہ میں آباد تقریباً سات ہزار پہاڑی مسلم مزدوروں کو بے روزگاری سے بچاتے ہوئے گذارہ الاؤنس کے ساتھ انہیں روزگار مہیا کیا جائے۔

۳) ربوہ کے تھانہ، پولیس چوکی، عدالت اور دیگر سرکاری محکموں کے عملہ کے لئے ربوہ میں رہائشی کوارٹرز تعمیر کئے جائیں۔

۴) امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے تحت روزنامہ الفضل ربوہ کا ڈیکلریشن منسوخ کر کے اسے بند کیا جائے اور ضیاء السلام پریس ربوہ کو سر بمہر کیا جائے۔

۵) صدر انجمن احمدیہ کی رجسٹریشن منسوخ کر کے اس کی تمام منقولہ و غیر منقولہ جائیداد بحق سرکار ضبط کر کے غیر مسلم اوقاف کی تحویل میں دی جائے۔

۶) ملٹری آپریشن کے ذریعہ قصر خلافت ربوہ کا آہنی گیٹ توڑ کر قادیانی عقوبت خانے ختم کیے جائیں اور غیر قانونی اسلحہ کے ذخائر دریافت کر کے اس پر قبضہ کیا جائے۔

۷) مرزا طاہر کے خلاف پاکستان دشمنی اور بھارت دوستی کی بنیاد پر بغاوت کا مقدمہ درج کر کے انٹرپول پولیس کے ذریعہ گرفتار کیا جائے اور اس کی منقولہ و غیر منقولہ پاکستانی تمام جائیداد ضبط کی جائے۔